سوال

(34) میت دفن کرنے کے بعد قبر پر اجتماعی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت دفن کرنے کے بعد قبر پر میت کے لیے اجتماعی دعا کرنا کتاب وسنت سے ثابت ہے؟

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ)) انفرادی ہے یا اجتماعی؟

3۔ نیز السنن الکبریٰ للبیہقی (ج4ص56) میں کتاب الجنائز باب مایقال بعد الدفن میں ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں:

"رأیت عبداللہ بن عباس لما فرغ من قبر عبداللہ بن السائب وقام الناس عنہ قام ابن عباس فوقف علیہ ودعالہ"

4۔ اسی طرح مصنف عبدالرزاق وارد آثار کتاب الجنائز باب: "الدعاء للمیت حین یفرغ منہ" کی اسنادی حیثیت پر روشنی ڈالیں۔ (محمد رمضان سلفی، عارف والا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ)

"جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو وہاں کھڑے رہتے، پھر فرماتے: "اپنے بھائی کے لیے دعائے استغفار کرو اور اُس کے لیے (اللہ سے) ثابت قدمی کا سوال کرو، کیونکہ اب اس سے سوال جواب ہوں گے۔"

(سنن ابی داود 3221 باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف وسندہ حسن وصححہ الحاکم 1/370 ح1372 ووافقہ الذہبی)

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہیں:

1۔ دفن کے بعد میت کے لیے دعا

2۔ اجتماعی دعا

حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث مذکور کے بعد لکھا ہے :

"اس طرح قبر پر اختیار ہے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے یا بغیر ہاتھ اُٹھائے ہاں ہاتھ اُٹھانا آداب دُعا سے ہے اس لیے اٹھانا بہتر ہے مگر لازم نہ سمجھے۔ اور اگر کوئی ہاتھ نہ اُٹھائے تو اس پر اعتراض نہ کرے۔۔۔" (فتاویٰ اہلحدیث ج 2 ص 131)

2۔ چونکہ اس حدیث میں جمع کا صیغہ ہے، لہذا یہ دعا اجتماعی ہے۔

3۔ اس اثر کا ترجمہ درج ذیل ہے :

ابن ابی ملیکہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا : میں نے دیکھا، جب (سیدنا) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبداللہ بن السائب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر سے فارغ ہوئے تو لوگ ان کے پاس کھڑے ہوگئے (اور) ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی) کھڑے ہو کر ان (عبداللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لیے دعا فرمائی۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی المعرفۃ والتاریخ للامام یعقوب بن سفیان الفارسی ج 1 ص 222 وسندہ صحیح)

اس روایت (اثر) کی سند صحیح ہے۔

4۔ مصنف عبدالرزاق کے باب مذکور میں ہے :

"وعن أيوب، قال : وقف ابن المنكدر على قبر بعد أن فرغ منه، فقال : «اللهم ثبته، هو الآن يسأل"

(محمد) بن المنکدر (رحمۃ اللہ علیہ) قبر (یعنی دفن) سے فارغ ہوئے تو فرمایا : اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ، اس سے اب سوال جواب ہوں گے۔ (ج 3 ص 509 ح 6504)

اس کی سند صحیح ہے اور اس باب کی باقی تمام اسانید کی یہاں سندیں ضعیف ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں عبداللہ بن ابی بکر (بن محمد بن عمرو بن حزم رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت ہے کہ (سیدنا) انس بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قبر پر مٹی ڈالے جانے کے بعد کھڑے ہو جاتے، پھر میت کے لیے دعا کرتے تھے۔ (ج 3 ص 330 ح 11705 ملخصاً وسندہ صحیح)

احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کی۔

(مصنف بن ابی شیبہ 3/331 ح 11708 وسندہ حسن خالد ھو ابن (؟) حسن الحدیث)

ایوب السختیانی رحمۃ اللہ علیہ قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لیے دعا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 3/331 ح 11710 وسندہ صحیح)

یہ آثار اور حدیث مرفوع اس بات کی دلیل ہے کہ قبر پر دفن کے بعد اجتماع اور انفرادی دونوں طرح سے دعا کرنا صحیح ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ](#)

جلد3۔ نمازِجنازہ سے متعلق مسائل-صفحہ125

محدث فتویٰ